



# من کی بات

جلد-2

من کی بات کی دوسری جلد فرد واحد کی ناموری کا ایک اور اظہار ہے۔ اپنے ریڈیو پروگرام، من کی بات میں وزیراعظم نے ایسے کئی مرد و خواتین کی کارکردگی کو اجاگر کیا ہے جنہوں نے اپنی زندگیوں میں کئی معجزات کے لئے کام کیا ہے۔

یہ حقیقی زندگی کے ہیروز کی کہانیاں ہیں۔

بھگیڑھی امماں، جنہیں ایک لڑکی کی عمر میں اسکول سے نکالا گیا تھا تاکہ اپنے بھائی بہنوں کی کفالت کر سکے، اُس وقت تعلیم حاصل کی جب وہ نانی بنیں اور چوتھی جماعت کا امتحان اُس وقت کامیاب کیا جب وہ 105 سال کی تھیں۔

این۔ ایس۔ راجپن گوکہ پانچ سال کی عمر میں پولیو سے متاثر ہوا تھا۔ 63 سال کی عمر میں اپنے طور پر مہاناڈ جھیل کو پلاسٹک بوتلوں اور غیر ذمہ دار سیاحوں کی جانب سے پھینکے ہوئے پیکٹس سے صاف کرنے کا بیڑا اٹھایا۔ اوشادو بے کوئیڈ لاک ڈاؤن کے دوران محسوس کیا کہ غریب خاندانوں کے بچوں کے لئے آن لائن کلاس ممکن نہیں ہیں۔ چنانچہ انہوں نے کلاس روم کو اسکوٹر کے ذریعہ اُن تک پہنچایا۔ کچھ کر دکھانے کے لئے رقم یا رتبہ کی ضرورت نہیں ہونی اور ان ہیروز نے اس کا ثبوت دیا۔



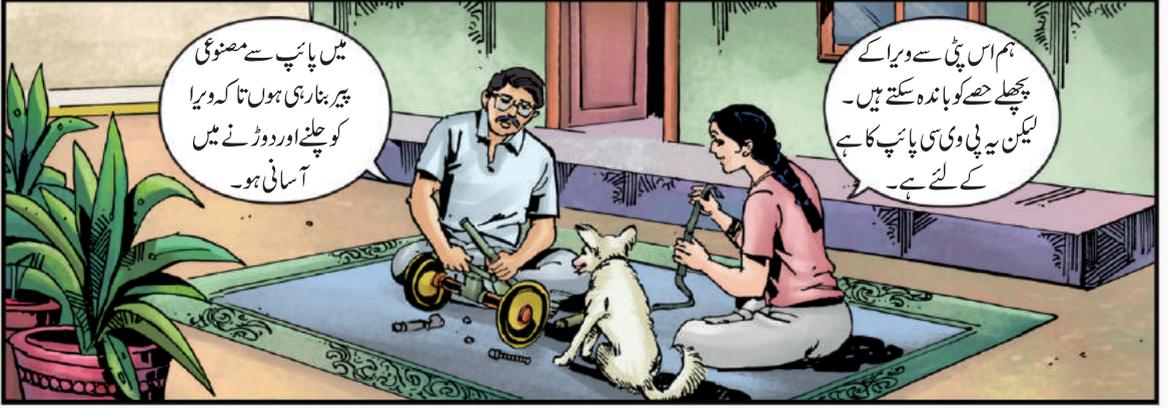
₹90

www.amarchitrakatha.com  
ISBN 978-81-19242-62-7



9 788119 242627





گائیتری کو توقع ہے کہ مزید لوگ معذور جانوروں کو گود لیں گے اور ان کی زندگی کو بہتر بنانے کی کوشش کریں گے۔



اُس کتے کو کیا ہو گیا ہے؟

کتے سارے کتے جنہیں آسرا چاہئے



کوئی بھی اسے اس کی معذوری کی وجہ سے اپنانا نہیں چاہتا۔

وہ ویرا ہے۔ اُس کے پیچھے کے پیروں کا ڈھیر ٹوٹ گیا تھا۔ وہ بری طرح ٹوٹ گیا تھا۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ جانوروں پر مظالم کا کیس ہے۔



جلد ہی

یہ پرانی ٹرائی سائیکل کے پیچھے ویرا کو دوبارہ سے دوڑنے میں مدد دیں گے۔

یہ پیچھے اُس کے پیچھے کے پیروں کا کام کریں گے۔



چند دن بعد

ابا، ویرا کو اپنے سامنے کے پیروں کے ساتھ آگے گھسیٹنا پڑ رہا ہے۔ کیا آپ سمجھتے ہیں کہ ہم اس کی مدد کے لئے کچھ کر سکیں گے۔

میں بھی یہی کچھ سوچ رہا تھا۔ میری ڈگری کے بہتر استعمال کا یہیج وقت ہے۔



ہم اسے گود لے لیں گے! آپ کیا سمجھتے ہیں آیا؟

بالکل ہم اسے ایک پیار بھرا گھر دیں گے۔

# گائٹری



ہاں ایسا لگتا ہے کہ اُس کی چوٹی ٹانگ کٹ گئی؟

اس کتے کی طرف دیکھو۔ وہ تین ہیپر پر چل رہا ہے۔ غالباً اُس کی چوٹی ٹانگ کاٹ دی گئی ہے۔



غالباً کسی حادثہ میں کیا وہ دوبارہ دوڑ پائے گا

اس سے مجھے گائٹری کے تعلق سے من کی بات کی ایک کہانی یاد آ رہی ہے جس نے اپنے والد کے ساتھ مل کر ایک زخمی کتے کے لئے پہیوں والا جھکڑا بنا یا تھا۔

اوہ! یہ تو بہت حیرت انگیز لگتا ہے



بہت خوب! چلو ہم کل کتوں کے شلڈر جائیں گے اور ایک کتا حاصل کر لیں گے۔

میں سمجھتا ہوں کہ یہ ہمارے گھر کا خوش آئند اضافہ ہوگا۔



گائٹری ایک آئی ٹی \*پروفیشنل تھی جو ٹائٹلڈ وکے کو ہنٹور میں میٹھی۔

ایا، میں سوچ رہی تھی کہ اب جبکہ میں دباؤ کی وجہ سے گھر سے کام کر رہی ہوں، مجھے ایک کتے کی دیکھ بھال کے لئے وقت نکل سکتا ہے۔ کیا ہم ایک کتا حاصل کر سکتے ہیں۔

مجھے معلوم ہے کہ تم ہمیشہ ہی اس طرح کی خواہش رکھتی تھی۔ یہ صحیح وقت ہو سکتا ہے۔

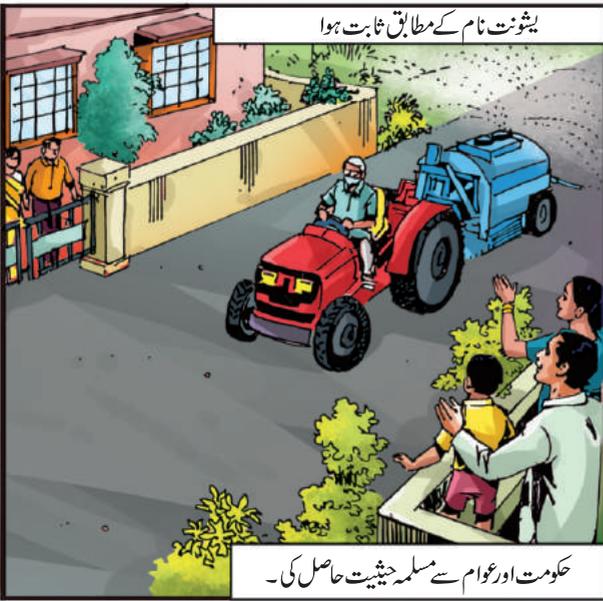
راجندر اپنا یہ مسئلہ ورکشاپ لے گئے جہاں انہوں نے اپنے بچوں منگیش اور دھننے سے بات چیت کی۔



اس سے کافی وقت کی بچت ہوگی اور رقم کی بھی

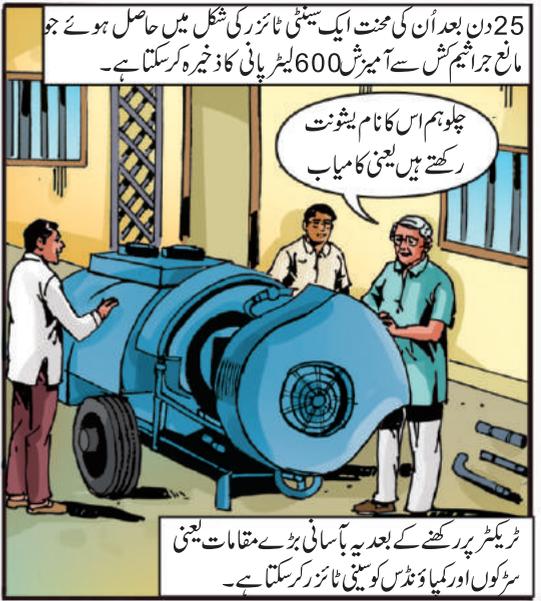
کیا یہ بہتر ہوگا اگر ہم عوامی جگہوں کو بڑے پیمانے پر صاف کرنے کے لئے کوئی مشین تیار کریں۔

2017ء میں راجندر نے کھیوتوں پر جراثیم کش ادویات چھڑکنے کے لئے ایک آلہ تیار کیا۔ یہی ٹکنالوجی نے مشین کے لئے بھی اختیار کی گئی



ایشونت نام کے مطابق ثابت ہوا

حکومت اور عوام سے مسئلہ حیثیت حاصل کی۔



25 دن بعد ان کی محنت ایک سیٹھی ٹائزر کی شکل میں حاصل ہوئے جو مانع جراثیم کش سے آمیزش 600 لیٹر پانی کا ذخیرہ کر سکتا ہے۔

چلو ہم اس کا نام ایشونت رکھتے ہیں یعنی کامیاب

ٹریکٹر پر رکھنے کے بعد یہ آسانی بڑے مقامات یعنی سڑکوں اور کیمپاؤنڈس کو سیٹی ٹائزر کر سکتا ہے۔



میری عمر کے ماسوا میں کسانوں اور قوم کے لئے بہت کچھ کام کروں گا۔

راجندر نے پیٹنٹ کے لئے درخواست کی اور اپنے ڈیزائن کو نیشنل انویشن فاؤنڈیشن\* اور اکیا

\*وہ ادارہ جو ٹکنالوجی کی ابتدائی اختراعات کی مدد کرتا ہے۔

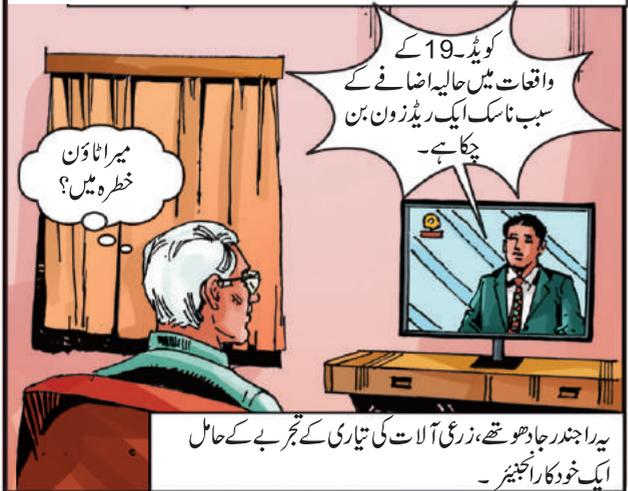
# راجندر یادو



کیا تم لوگ اس بات سے خوش  
ہیں ہو کہ کوئی خطرہ  
نہیں رہ گیا ہے؟

ہاں، سر، ان تمام لوگوں کی  
مہربانی سے جنہوں نے ہمیں محفوظ  
رکھنے کے لئے کام کیا تھا۔

2022ء میں مہاراشٹر کے ستارا میں ایک 62 سالہ شخص مایوسی کے عالم میں بیوز دکھ رہا تھا۔



کوئیڈ-19 کے  
واقعات میں حالیہ اضافے کے  
سبب ناسک ایک ریڈ زون بن  
چکا ہے۔

میرا ناؤن  
خطرہ میں؟

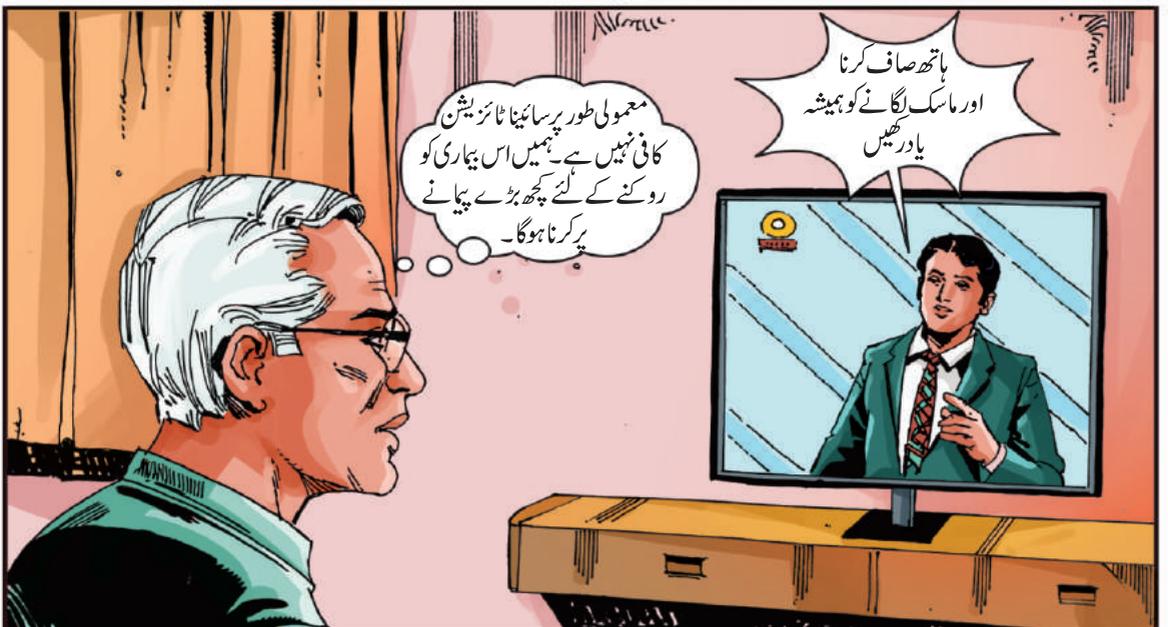
یہ راجندر جا دھوتے، زرعی آلات کی تیاری کے تجربے کے حامل  
ایک خود کار انجینئر۔



بہت صحیح! ہم ان تمام کارکنان صحت کے ممنون  
ہیں جنہوں نے ہمیں محفوظ رکھنے کے لئے انتھک  
محنت کی۔ چلو میں تمہیں اس میں راجندر جا دھو کی  
شرکت کی کہانی سناتا ہوں۔

کیا یہ کہانی سن کی بات  
سے

نائرساڑسکرانے اور حامی بھری۔

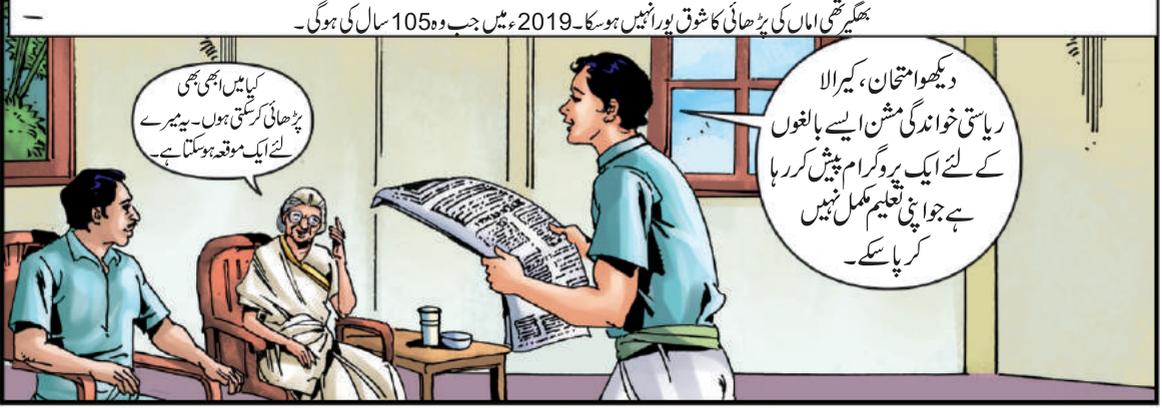


ہاتھ صاف کرنا  
اور ناسک لگانے کو ہمیشہ  
یاد رکھیں

معمولی طور پر سائینا ٹائزیشن  
کافی نہیں ہے۔ ہمیں اس بیماری کو  
روکنے کے لئے کچھ بڑے پیمانے  
پر کرنا ہوگا۔

## بھگیرتی اماں

بھگیرتی اماں کی پڑھائی کا شوق پورا نہیں ہو سکا۔ 2019ء میں جب وہ 105 سال کی ہوگی۔



کئی مہینوں کی سخت محنت کے بعد بھگیرتی اماں نے ریاضی، ملیالی اور ماحولیاتی سائنس کے امتحان دیئے۔



بڑھتی عمر کے باوجود بھگیرتی اماں نے یہ کورس کرنے کی ٹھانی



2019ء میں بھگیرتی اماں کو ملک کا سب سے اعلیٰ سیویلیٹن ایوارڈ ناری شکتی پرسکار حاصل ہوا۔



\*ملیالی میں نانی

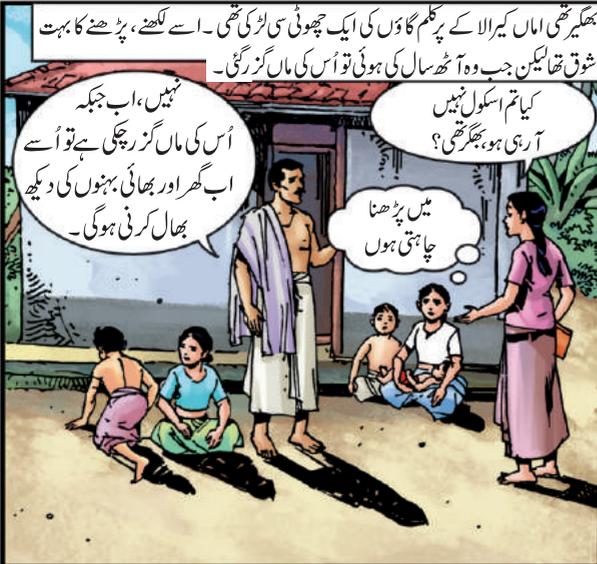
# بھگیرتھی اماں



میرے پاس ایک اچھی خبر ہے۔ میں جلد ہی پلانٹ کلنا لوجی میں امتحان مکمل کر لوں گا تو جب ہم قدرتی مناظر کے بیچ پہل قدمی پر جائیں گے تو میں تم لوگوں کو پودوں اور پتھروں کے بارے میں سکھا پاؤں گا۔

کیا آپ ابھی بھی پڑھائی کر رہے ہیں، سر؟ یہ کس طرح ممکن ہے؟

مجھے نہیں معلوم کہ بڑی عمر کے استاد بھی پڑھائی کر سکتے ہیں۔



بھگیرتھی اماں کیرالا کے پرکلم گاؤں کی ایک چھوٹی سی لڑکی تھی۔ اسے لکھنے، پڑھنے کا بہت شوق تھا لیکن جب وہ آٹھ سال کی ہوئی تو اس کی ماں گزر گئی۔

نہیں، اب جبکہ اُس کی ماں گزر چکی ہے تو اُسے اب گھر اور بھائی بہنوں کی دیکھ بھال کرنی ہوگی۔

کیا تم اسکول نہیں آ رہی ہو، بھگیرتھی؟

میں پڑھنا چاہتی ہوں



یقیناً بڑی عمر کے لوگ بھی پڑھائی کر سکتے ہیں۔ حال ہی میں سن کی بات میں میں نے سنا کہ ایک 105 سالہ خاتون پڑھائی کی اور امتحان لکھا۔

ہاں یہ سچ ہے۔ شارا دا، اُس کا نام بھگیرتھی اماں ہے۔ تم لوگ بیٹھ جاؤ میں ان کی کہانی سناتا ہوں۔

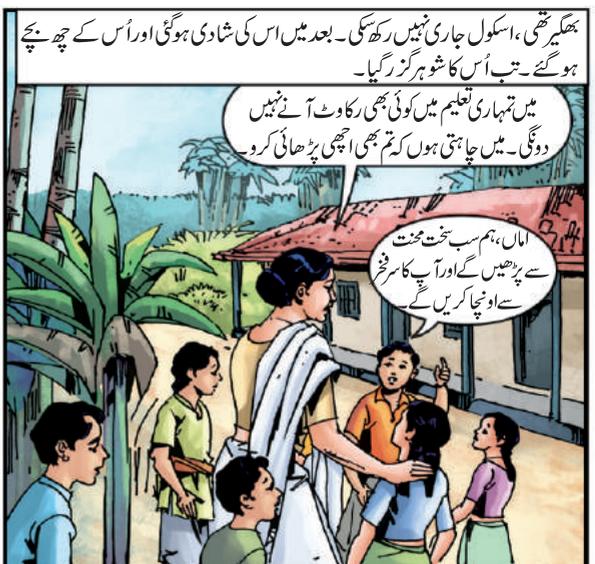


جب اُس کے بیچے بڑے ہو گئے۔

کہا میں یہ کتاب پڑھ سکتی ہوں۔ اگر میں سمجھ نہیں سکی تو کیا تم میری مدد کرو گے۔

ضرور اماں

اماں بیٹا یہ کتاب پڑھو۔ یہ بہت دلچسپ ہے۔

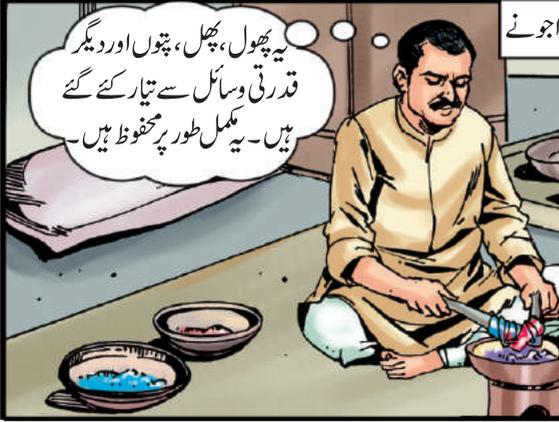


بھگیرتھی، اسکول جاری نہیں رکھ سکی۔ بعد میں اس کی شادی ہو گئی اور اُس کے چھ بیچے ہو گئے۔ تب اُس کا شوہر گزر گیا۔

میں تمہاری تعلیم میں کوئی بھی رکاوٹ آنے نہیں دوں گی۔ میں چاہتی ہوں کہ تم بھی اچھی پڑھائی کرو۔

اماں، ہم سب سخت محنت سے پڑھیں گے اور آپ کا سفر سے اونچا کریں گے۔

1986ء میں راجو نے کرافٹس کونسل آف انڈیا سے ربط قائم کیا۔ ان کے ساتھ ملکر راجو نے نامیاتی رنگریزی کی تیاری پر کام شروع کیا۔

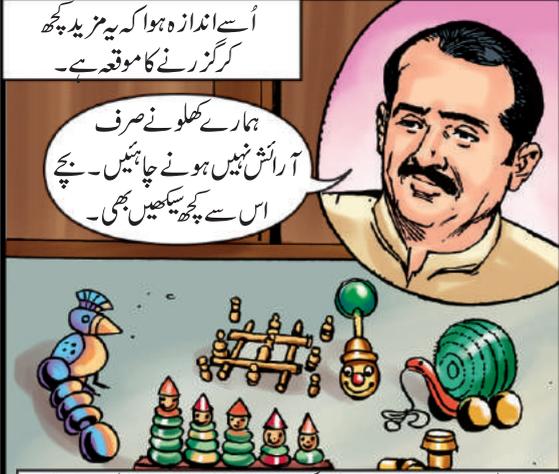


یہ پھول، پھل، پتوں اور دیگر قدرتی وسائل سے تیار کئے گئے ہیں۔ یہ مکمل طور پر محفوظ ہیں۔

مزید تجربات کے بعد، پینٹ کو قائم رکھنے، رنگوں کی چمکدار روغن کے ساتھ آمیزش کی گئی۔

اُسے اندازہ ہوا کہ یہ مزید کچھ کر گزرنے کا موقع ہے۔

ہمارے کھلونے صرف آرائش نہیں ہونے چاہئیں۔ بچے اس سے کچھ سیکھیں بھی۔



اب ایٹی کو پاکا کے مختلف طرز کے کھلونے موجود ہیں جو بچوں کو عدد، رنگ اور بہت کچھ سکھاتے ہیں۔

اس مرتبہ جب کھلونے بیرون ملک بھیجے گئے تو ان کے تمام کوالٹی چیکس درست پائے گئے اور انہیں ستائش بھی حاصل ہوئی۔

ہم نے یہ کر دکھایا ہے۔

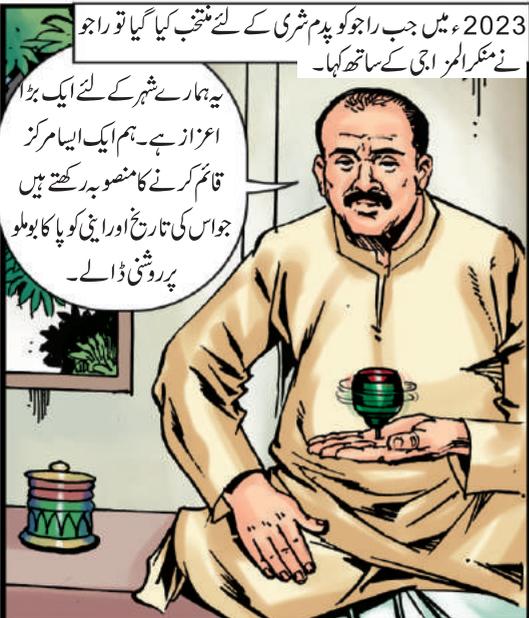
دنیا بالآخر ایٹی کو پاکا بولمو کی خوبصورتی دیکھ پائے گی۔



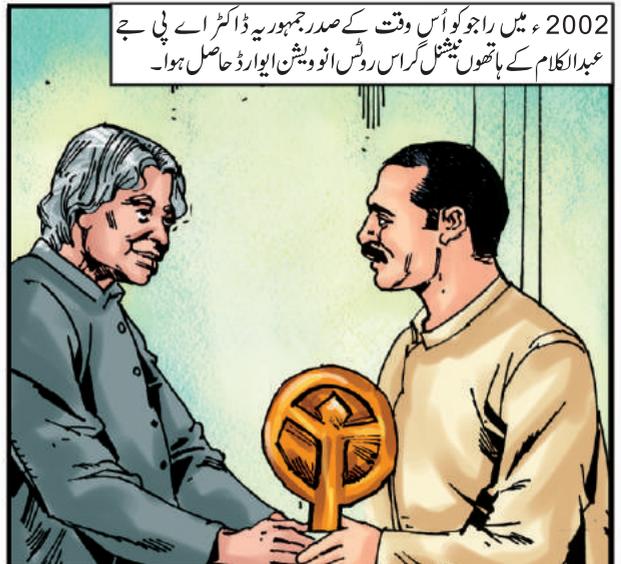
راجو کی جانب سے اس دستکاری کی بازیابی، اُس کے کاریگروں کے گزارے کی راہ ثابت ہوئی۔

2023ء میں جب راجو کو پدم شری کے لئے منتخب کیا گیا تو راجو نے منکر المراجی کے ساتھ کہا۔

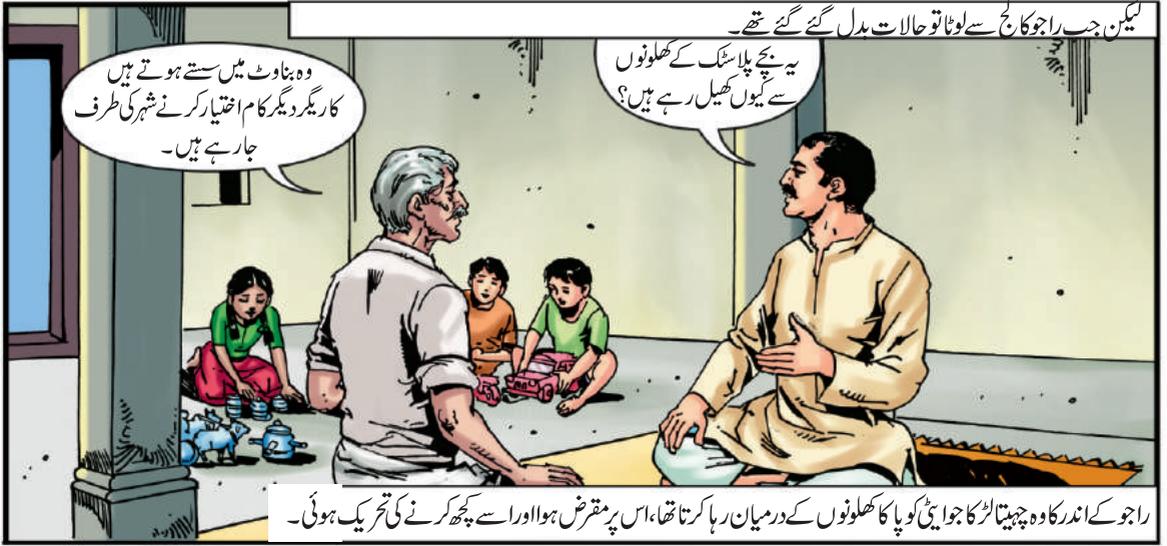
یہ ہمارے شہر کے لئے ایک بڑا اعزاز ہے۔ ہم ایک ایسا مرکز قائم کرنے کا منصوبہ رکھتے ہیں جو اس کی تاریخ اور ایٹی کو پاکا بولمو پر روشنی ڈالے۔



2002ء میں راجو کو اُس وقت کے صدر جمہوریہ ڈاکٹر اے پی جے عبدالکلام کے ہاتھوں نیشنل گراس روٹس انوویشن ایوارڈ حاصل ہوا۔



اُس کی کوششوں کے بدولت ایٹی کو پاکا کھلونوں کو 2017ء میں جی آئی نیگ \* حاصل ہوا۔



لیکن جب راجو کالج سے لوٹا تو حالات بدل گئے گئے تھے۔

یہ بچے پلاسٹک کے کھلونوں سے کیوں کھیل رہے ہیں؟

وہ بناوٹ میں سستے ہوتے ہیں کار بیگر دیگر کام اختیار کرنے شہر کی طرف جارہے ہیں۔

راجو کے اندر کا وہ چھپتا لڑکا جو اپنی کوپا کھلونوں کے درمیان رہا کرتا تھا، اس پر مشقراض ہوا اور اسے کچھ کرنے کی تحریک ہوئی۔



اس نے کار بیگروں کے لئے ”پدمواتی اسوسی ایشن“ نامی ایک کوآپریٹو سوسائٹی قائم کی۔

یہ قدیم دستکاری ہمارے گاؤں کا قلب ہے۔ کیا ہم اسے یونہی ختم ہو جانے دیں گے۔



لیکن خوشیاں جلد مدھم پڑ گئیں۔ مال بردار سمندری جہاز واپس کر دیا گیا۔

انہوں نے بتایا کہ انہیں پینٹ میں سیاہی کا شائبہ نظر آیا۔

اب روایتی طریقہ کار اسی طرف لوٹ جانے کا وقت ہے۔

یہ تو جدید طرز کی رنگریزی کا مسئلہ ہے۔



جیسے جیسے پروڈکشن میں اضافہ ہوتا گیا راجو نے اپنے کھلونوں کی ملک بھر کے ٹریڈ فیرس اور اسپوزیٹو میں نمائش کی۔

میں بین الاقوامی مارکٹ کے لئے منفرد اشیاء کی برآمد کرتا ہوں۔ میں ایک بڑا آرڈر دینا چاہتا ہوں۔

ہماری یہ بڑی کامیابی ہے۔



انہیں وسیع پیمانے پر تیار کئے جانے والے بناوٹی نمونوں سے مقابلہ تھا۔ لیکن انہوں نے ہمت نہیں ہاری۔

انکو ڈولکٹری آسانی سے ٹوٹے بغیر مختلف اشکال میں ڈھالنے کی گنجائش رکھتی ہے۔

تب تو ہم زیادہ سے زیادہ انکو ڈولکٹری حاصل کرنے محکمہ جنگلات سے رابطہ کریں گے۔

# سی وی راجو



میرا پلاسٹک کا ٹیل تو اور بڑا ہے۔  
لیکن یہ ایک ہفتہ بھی کام نہیں کر سکا۔ ہو سکتا ہے لکڑی کے کھلونے پلاسٹک کے کھلونوں سے بہتر ہو سکتے ہیں۔

میں اس سے اتفاق نہیں کرتا۔ میرا خیال ہے کہ پلاسٹک کے کھلونے بہتر ہوتے ہیں۔

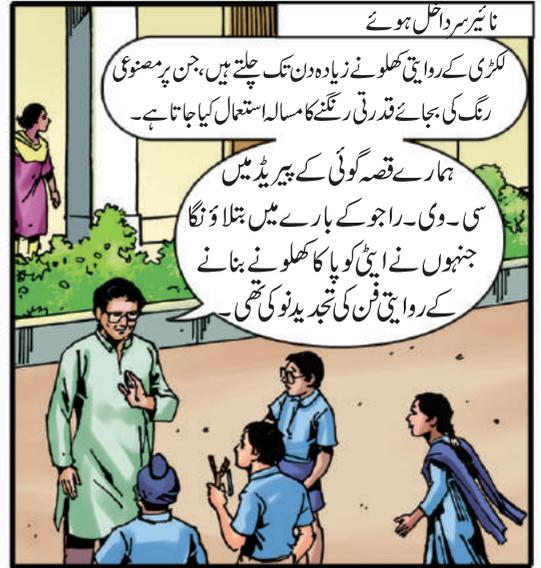
دیکھو میرے پاس کیا ہے، یہ ٹیل ہے جو میرے والد کے پاس تھا جب وہ چھوٹے تھے۔



ایٹی کو پا کا \* گاؤں کا ایک مکان، قبیلوں اور گھومتے ہوئے لٹو کی آواز سے گونج رہا تھا۔

تیز! اور تیز!

یہ لڑکاسی - وی - راجو تھا اور یہ لٹو کوئی معمولی نہیں تھا۔ اس کی 500 سالہ تاریخ تھی۔



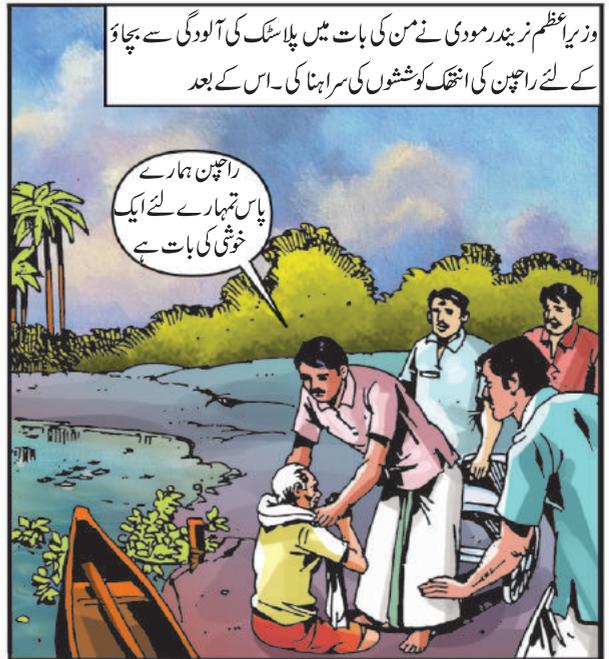
ٹائیر سداصل ہوئے لکڑی کے روایتی کھلونے زیادہ دن تک چلتے ہیں، جن پر مصنوعی رنگ کی بجائے قدرتی رنگنے کا مسالہ استعمال کیا جاتا ہے۔

ہمارے قصہ گوئی کے پیر بیڑ میں سی - وی - راجو کے بارے میں بتاؤنگا جنہوں نے ایٹی کو پا کا کھلونے بنانے کے روایتی فن کی تجدید کو کی تھی۔



ایٹی کو پا کا گاؤں لکڑی کے منفرد کھلونوں ایٹی کو پا کا بولو کے لئے مشہور تھا۔ یہاں کے کھلونے گول کناروں کے ہوا کرتے ہیں جو بچوں کے لئے محفوظ ہوتے ہیں اور جن پر چمکدار رنگ چڑھایا جاتا ہے جو سورج میں خوب چمکتا ہے۔

جنوبی ہندوستان کے گاؤں میں یہ بچپن سے مربوط ہیں۔





راجپن نے کشتی چلانا شروع کیا۔

پلاسٹک؟  
کیا میں بھی دیکھ سکتا ہوں  
راجپن؟

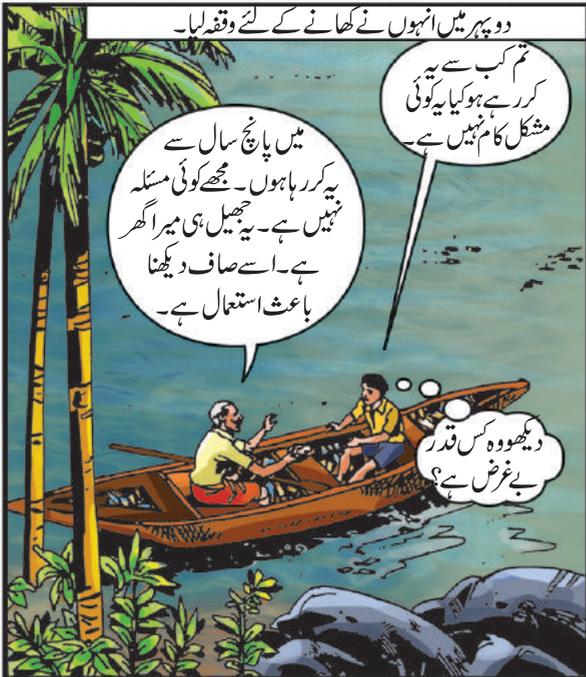
ضرور!  
یہاں آ جاؤ



جلد ہی۔

دیکھو، یہ میرے دن  
کا شکار، آؤ پلاسٹک، میں تمہیں  
یہاں سے نکال لوں۔

اچھا تو یہ پلاسٹک  
فشن ہے۔

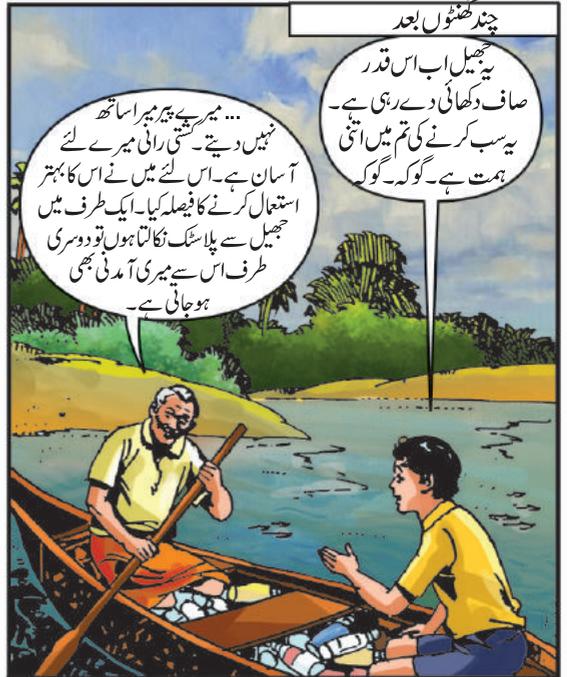


دوپہر میں انہوں نے کھانے کے لئے وقفہ لیا۔

تم کب سے یہ  
کر رہے ہو کیا یہ کوئی  
مشکل کام نہیں ہے۔

میں پانچ سال سے  
یہ کر رہا ہوں۔ مجھے کوئی مسئلہ  
نہیں ہے۔ یہ جھیل ہی میرا گھر  
ہے۔ اسے صاف دیکھنا  
باعث استعمال ہے۔

دیکھو وہ کس قدر  
بے غرض ہے؟



چند گھنٹوں بعد

یہ جھیل اب اس قدر  
صاف دکھائی دے رہی ہے۔  
یہ سب کرنے کی تمہیں اتنی  
ہمت ہے۔ گوکہ۔ گوکہ

... میرے پیر پیر اساتھ  
نہیں دیتے۔ کشتی رانی میرے لئے  
آسان ہے۔ اس لئے میں نے اس کا بہتر  
استعمال کرنے کا فیصلہ کیا۔ ایک طرف میں  
جھیل سے پلاسٹک نکالتا ہوں تو دوسری  
طرف اس سے میری آمدنی بھی  
ہو جاتی ہے۔

# این - ایس - راجپن

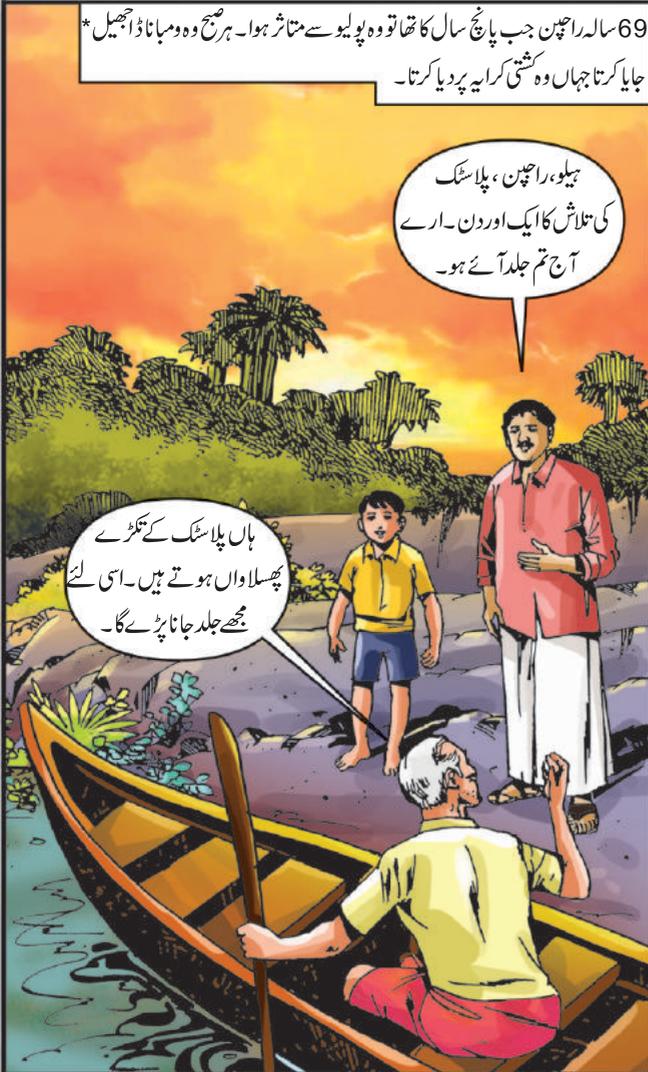
ناٹرس اور ان کے اسٹوڈنٹس صفائی ہم میں حصہ لے رہے تھے۔



ہمیں اسے صاف کرنے کے لئے کسی دیوبیل یا جین کی ضرورت ہونی۔

یہ سڑک کس قدر گندی ہے۔ میں نہیں سمجھتا کہ ہم کبھی بھی اسے صاف نہیں کر سکیں گے۔

69 سالہ راجپن جب پانچ سال کا تھا تو وہ پولیو سے متاثر ہوا۔ ہر صبح وہ مہانا ڈا جھیل\* جایا کرتا جہاں وہ کشتی کرایہ پر دیا کرتا۔



ہیلو، راجپن، پلاسٹک کی تلاش کا ایک اور دن۔ ارے آج تم جلد آئے ہو۔

ہاں پلاسٹک کے ٹکڑے پھسلاواں ہوتے ہیں۔ اسی لئے مجھے جلد جانا پڑے گا۔

ہم تمام کے موجود ہوتے ہوئے کچھ بھی ممکن ہو سکتا ہے۔ ایسا شروع کرنے سے قبل چلو میں تمہیں ایک شخص کے بارے میں بتاؤں جس نے دونوں پیروں سے معذور رہنے کے باوجود اپنے طور پر پورے ساحل کو صاف کیا۔



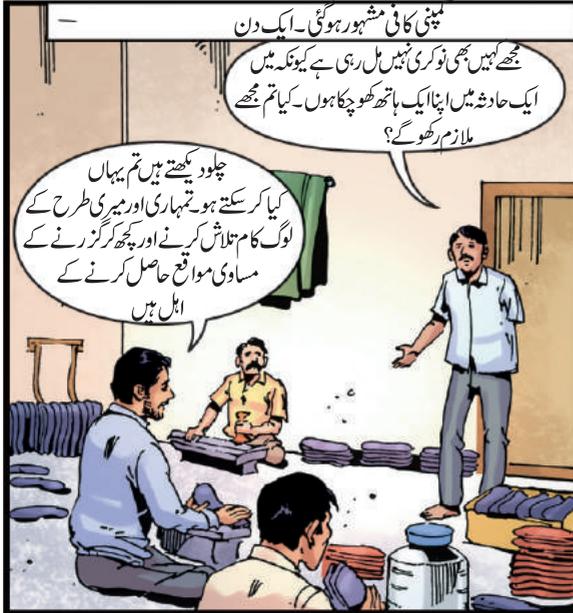
یہ ناممکن سا سنائی دے رہا ہے۔ کچھ اور بتاؤ سر

\* کیرالا کی ایک جھیل، سیاحوں کے لئے پسندیدہ مقام



حتیٰ المقدور کوشش کے باوجود اُسے کوئی کام نہیں ملا۔ ایک دن

کوئی بھی مجھے ملازمت دینا نہیں چاہتا۔ میں اپنی کمپنی شروع کروں گا۔



کمپنی کافی مشہور ہو گئی۔ ایک دن

مجھے کہیں بھی نوکری نہیں مل رہی ہے کیونکہ میں ایک حادثہ میں اپنا ایک ہاتھ کھو چکا ہوں۔ کیا تم مجھے ملازم رکھو گے؟

چلو دیکھتے ہیں تم یہاں کیا کر سکتے ہو۔ تمہاری اور میری طرح کے لوگ کام تلاش کرنے اور کچھ کر گزرنے کے مساوی مواقع حاصل کرنے کے اہل ہیں



وقت گزرتے، مسلمان نے چپل اور آبی صابن بنانا سیکھ لیا۔ ایک قرض کی مدد سے اُس نے ٹارگٹ نامی ایک کمپنی کھولی۔

آؤ میں تمہیں چپل بنانا سکھاتا ہوں۔



مسلمان کی کہانی وزیر اعظم نے من کی بات میں بیان کی۔

مسلمان بھائی، وزیر اعظم نے آپ کی ہمت کی ستائش کی ہے۔

آپ ہمارے لئے ایک حوصلہ مند شخصیت ہیں۔

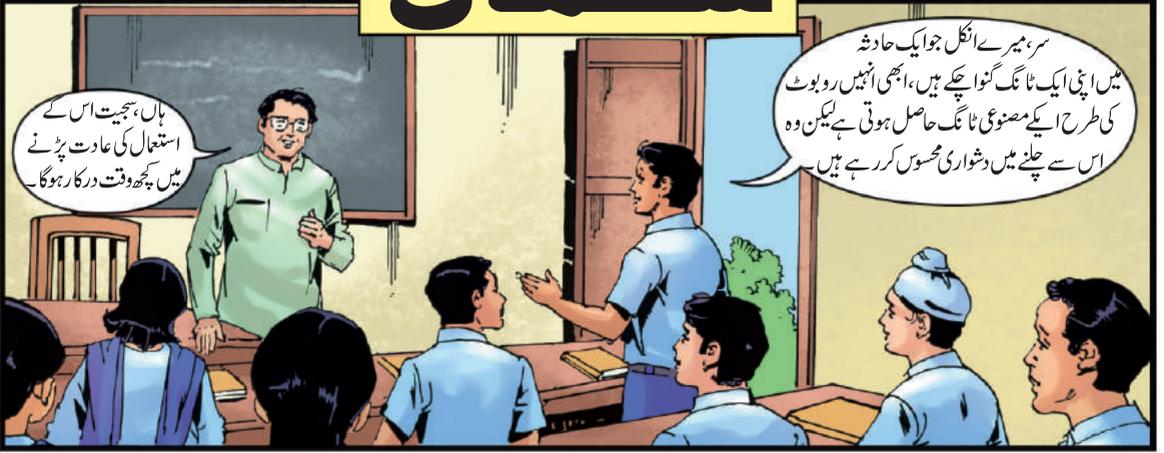
شکریہ



آئندہ دو برسوں میں مسلمان نے جسمانی چیلنج والے دیگر کئی ایک کو ملازمت دی۔

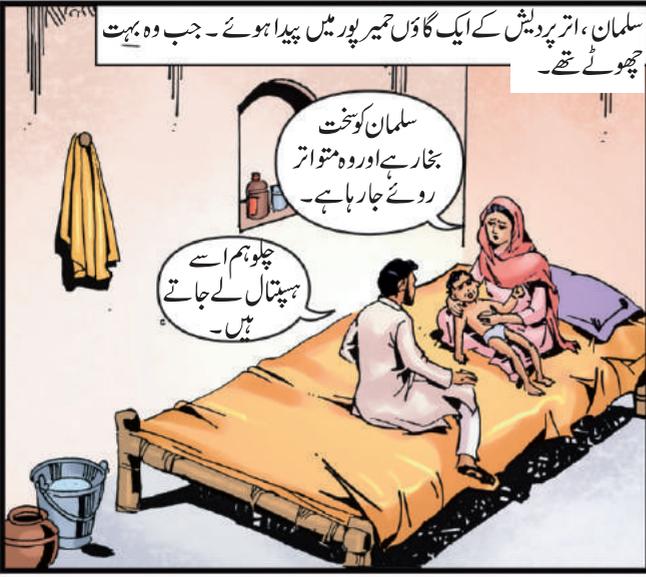
اب ہمارے ہاں جسمانی اعتبار سے معذور 30 افراد ہمارے ساتھ کام کر رہے ہیں۔ میں اس طرح کے مزید کئی لوگوں کو کام دینا چاہتا ہوں۔

# سلمان



ہاں، سچیت اس کے استعمال کی عادت پڑنے میں کچھ وقت درکار ہوگا۔

سر، میرے انکل جو ایک حادثہ میں اپنی ایک ٹانگ گنوا چکے ہیں، ابھی انہیں ریبوٹ کی طرح ایک مصنوعی ٹانگ حاصل ہوتی ہے لیکن وہ اس سے چلنے میں دشواری محسوس کر رہے ہیں۔



سلمان، اتر پردیش کے ایک گاؤں تمپور میں پیدا ہوئے۔ جب وہ بہت چھوٹے تھے۔

سلمان کو سخت بخار ہے اور وہ متواتر رونے جا رہا ہے۔

چلو ہم اسے ہسپتال لے جاتے ہیں۔



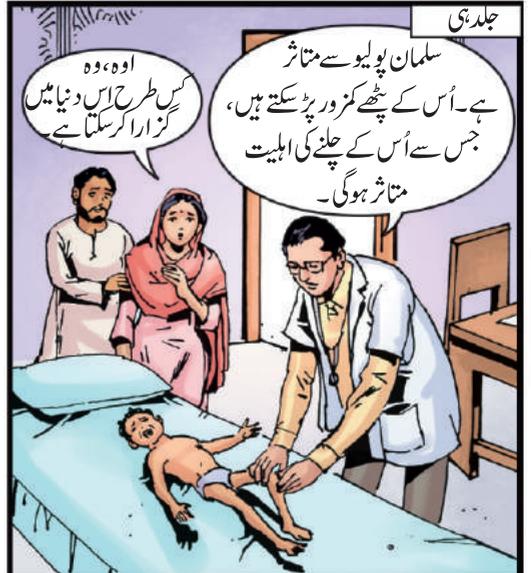
وہ سچ ہے پارول، جسمانی چیچک کے حامل افراد نے مختلف شعبوں میں کامیابی حاصل کی ہے۔ ہماری آج کی کہانی سلمان کے بارے میں ہے، جو چل نہیں سکنے کے باوجود ایک کامیاب صنعتکار بنے۔

میں نے ایک اٹھلیٹ کے بارے میں سنا، جنہوں نے مصنوعی ٹانگ سے مقابلہ جیتا تھا۔



گوکہ سلمان کے پاؤں وقت گزرتے گزرتے کمزور سے ہونے لگے، لیکن وہ عزم مصمم کے ساتھ عمر کی منزل میں طے کرنے لگا جب اُس نے 12 ویں جماعت کا امتحان کامیاب کیا۔

اب میں اپنی مدد آپ چاہتا ہوں، ماں میں سرکاری ملازمت کے لئے درخواست دینا ہوگا۔



جلدی

سلمان پولیو سے متاثر ہے۔ اُس کے پٹھے کمزور پڑ سکتے ہیں، جس سے اُس کے چلنے کی اہلیت متاثر ہوگی۔

اوہ، وہ کس طرح اس دنیا میں گزارا کر سکتا ہے



یقیناً ہم نے یہ کر دیا ہے۔ لیکن میری خواہش ہے کہ مزید کئی لوگ اس میں شامل ہو جائیں۔

کچھ بُرا نہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ہم نے ساحل کے ایک بڑے ٹکڑے کی صفائی کر دی ہے۔



جلدی

بہت خوب

میں حسن ہوں۔ ہم آپ کی اس صفائی مہم میں شامل ہونے کے لئے یہاں آئے ہیں۔

میں ٹھونٹا تھا ہوں۔

جلدی زیادہ سے زیادہ لوگوں نے رضا کارانہ طور پر اس مہم میں شامل ہونے کا اظہار کیا۔



مجھے ایک راستہ کا پتہ ہے؟

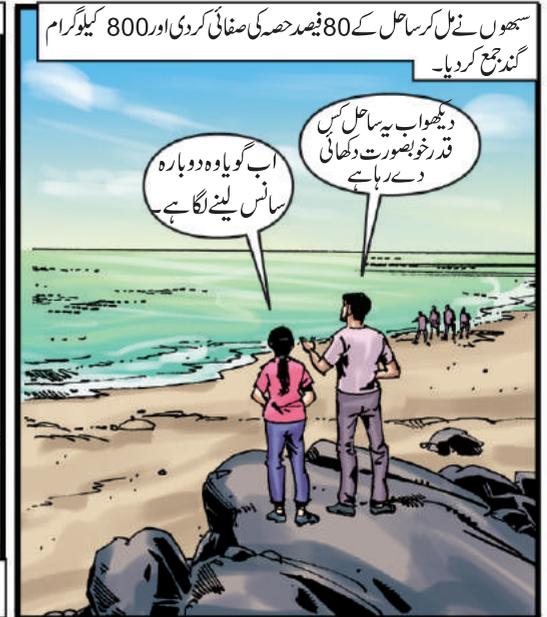
چند دن بعد



یقیناً ہمارا کام ہمیں ختم نہیں ہوا؟ درحقیقت یہ تو اب شروع ہوا ہے۔

اگر ایک چھوٹی سی صفائی مہم اس قدر توجہ حاصل کر سکتی ہے تو ہم اور بھی بہت کچھ کر سکتے ہیں! کیوں نہ فلموں کی رات منظم کرنا شروع کر دیں؟ ہم صفائی کے لئے اور بھی آگاہی اجاگر کرنے ہمارے مقامی چھبھروں کے لئے سمندری زندگی پر ڈاکیومنٹریز اسکرین کر سکتے ہیں۔

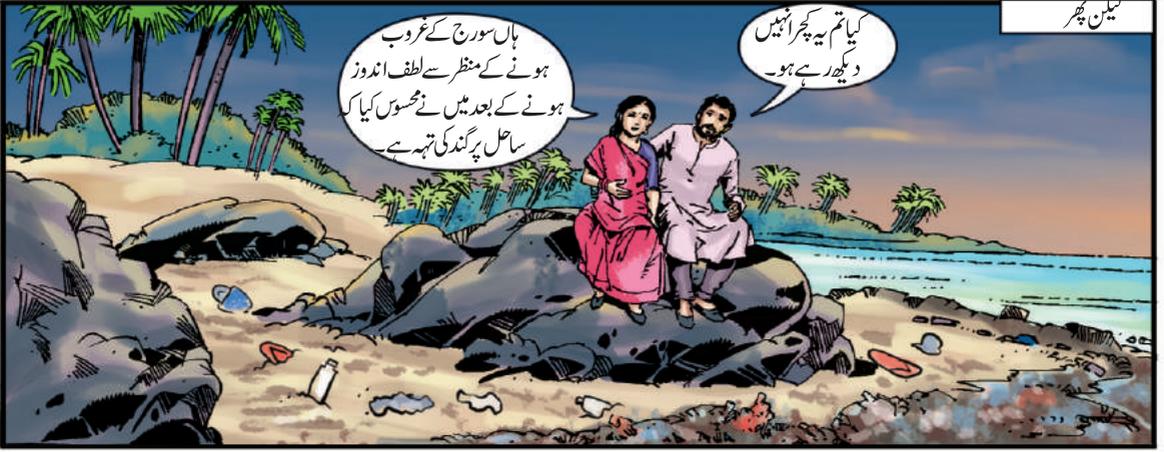
سبھوں نے مل کر ساحل کے 80 فیصد حصے کی صفائی کر دی اور 800 کلوگرام گندج کر دیا۔



اب گویا وہ دوبارہ سانس لینے لگا ہے۔

دیکھو اب یہ ساحل کس قدر خوبصورت دکھائی دے رہا ہے

انودیپ اور انوشا نے اپنا یہ اچھا کام جاری رکھا۔ ان کا مقصد ہے ہم مل کر فرق کر سکتے ہیں



ہاں سورج کے غروب ہونے کے منظر سے لطف اندوز ہونے کے بعد میں نے محسوس کیا کہ ساحل پر گندی تہہ ہے۔

کیا تم یہ کچر انہیں دیکھ رہے ہو۔



یہ وہ ساحل ہے جہاں میں نے اپنا بچپن گزارا ہے۔

اب اس کی کیا حالت ہوگئی ہے؟

افسوس کہ کسی نے بھی اسے صاف رکھنے کی طرف دھیان نہیں دیا۔



نالیوں کے کچرے کا ہماؤ جو دریا اور پھر سمندر تک جاتا ہے ساحل پر جمع ہو جاتا ہے۔

اس پر طرفہ متاثر یہ کہ یہاں آنے والے اس میں کوڑے کا مزید اضافہ کر دیتے ہیں



اگلی صبح

میں بائیں سے شروع کروں گی

اور میں دائیں طرف جاؤں گا



اس رات

میںوشا، کیا تمہیں کندا پورا\* صفائی پراجکٹ یاد ہے؟ اسی طرح ہم سو میٹھور ساحل کی بھی صفائی کریں گے۔

یہ ایک بہترین خیال ہے۔ میں تمہارے ساتھ ہوں۔

\* کرناٹک کے کندا پورا میں دوستوں کے ایک گروپ کی جانب سے شروع کیا گیا شہریوں کی صفائی مہم۔ آج کل والیٹریٹس اپنا اتوار اسی کے لئے وقف رکھتے ہیں۔

# انودیپ اور مینوشا



کلاس روم آج صاف دکھائی نہیں دے رہا ہے کارڈورس تک گندے دکھائی دے رہے ہیں۔

صفائی کرنے والی دونوں خواتین کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے۔ وہ گزشتہ دو دن سے نہیں آ رہی ہیں۔

ہم نے اپنی کلاس روم صاف کرنے کی کوشش کی لیکن اسکول کافی وسیع ہے۔ ہم کس طرح پورے اسکول کی صفائی کر سکتے ہیں؟



نومبر 2020ء میں کرناٹک کے بینڈور میں، انودیپ ہیکڈے اور مینوشا بچن کی شادی قریبی رشتہ داروں کی موجودگی میں انجام پائی۔

صدرا خوش رہو!

کوئیڈ-19 کے باوجود یہ ایک متاثر کن تقریب ہے



ٹھیک ہے۔ اگر تمام سارے اکٹھا ہو جائیں تو پورے اسکول کو صاف کرنا ممکن ہے۔ چلو میں تمہیں انودیپ اور مینوشا کے بارے میں بتلاؤ جنہوں نے ایک پورے سمندری کنارے کی صفائی کی تھی۔ ہمارے وزیر اعظم نے تک بھی اُن کی کہانی کو حوصلہ مند قرار دیا ہے۔

کہیں بھی نہ جاسکنے کی وجہ سے، یہ جوڑا اپنے قریبی سویڈشور سمندر کنارے اپنی شادی گزارنے کا فیصلہ کیا



ہاں، سورج اور ریت کے باعث لاک ڈاؤن اتنا بڑا دکھائی نہیں دے رہا ہے۔

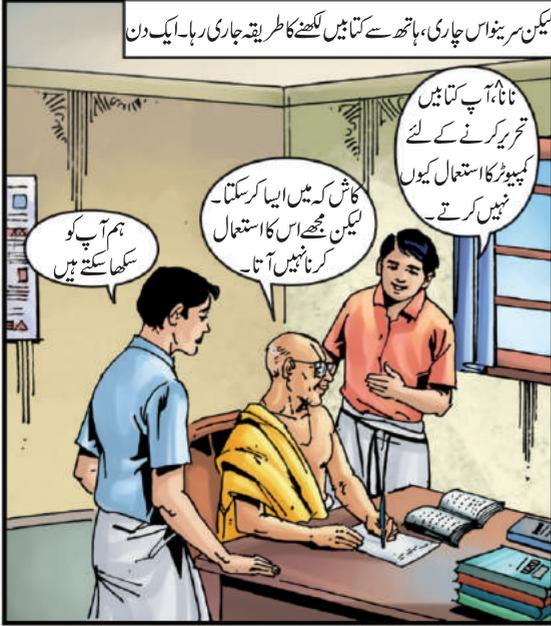
مجھے یہ جگہ پسند ہے۔



جلد ہی

میں سوچ رہا تھا کہ ہم اپنے ہنی مون کے لئے لکشا دیپ جائیں۔

میں ہما چل جانا چاہتی ہوں۔ لیکن کوئیڈ-19 کے باعث ہر جگہ بھی سفر کرنا جو حتم بھرا ہے۔



لیکن سر بیٹو اس چاری، ہاتھ سے کتابیں لکھنے کا طریقہ جاری رہا۔ ایک دن

نانا، آپ کتنا ہیں  
تحریر کرنے کے لئے  
کمپیوٹر کا استعمال کیوں  
نہیں کرتے۔

کاش کہ میں ایسا کر سکتا۔  
لیکن مجھے اس کا استعمال  
کرنا نہیں آتا۔

ہم آپ کو  
سکھا سکتے ہیں

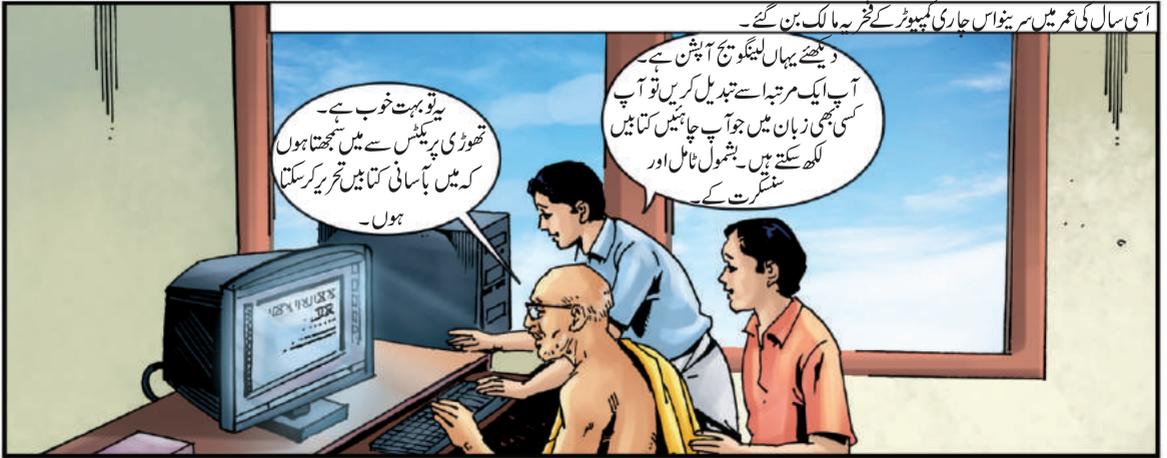


جلد ہی سر بیٹو اس چاری نے اپنے خود کا پرنٹنگ پریس بنام ”راگھو اکھم“ کا  
آغاز کیا۔ لیکن

اپاہ آپ کے کتابوں کے لئے  
آرڈرس دنیا بھر سے آنے  
لگے ہیں، اب ہمیں بہتر  
معیار کے لئے اپنے پرنٹنگ  
مشینوں کو عصری بنانا ہوگا۔

میں کمپیوٹر سے مربوط نئے  
پرنٹنگ مشینوں کے بارے میں پڑھ رہا  
ہوں جو پرنٹنگ کے لئے بہت بہترین  
ہیں۔ یہیں انہیں آزمانا چاہئے۔

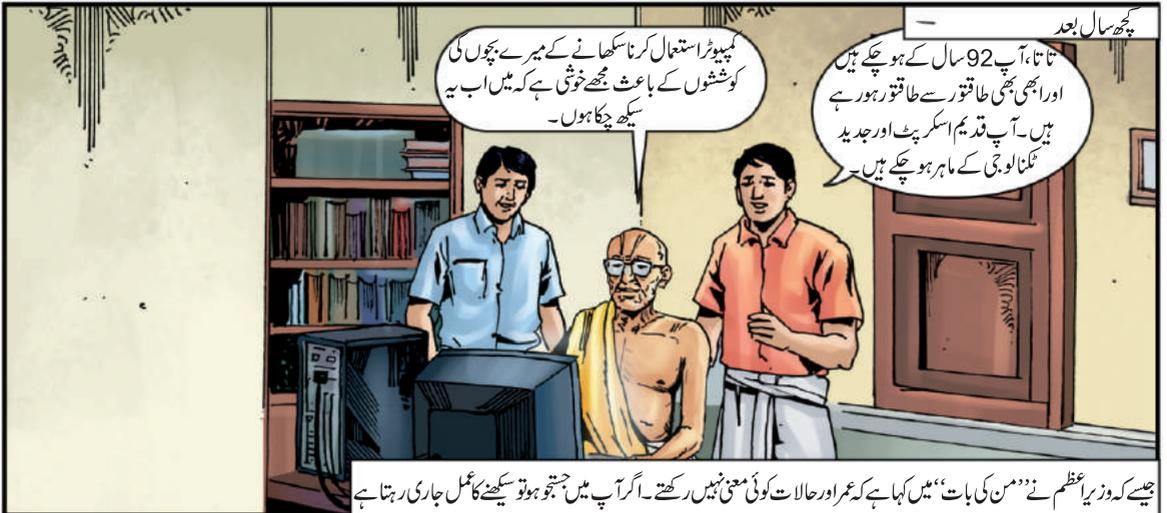
2000ء میں راگھو اکھم پریس نے ڈیجیٹل دور کے مطابق اپنے پرنٹنگ کے طریقہ کار کی ترمیم نوکی



اسی سال کی عمر میں سر بیٹو اس چاری کمپیوٹر کے فخر بہ مالک بن گئے۔

دیکھئے یہاں لینگوئج آپشن ہے۔  
آپ ایک مرتبہ اسے تبدیل کریں تو آپ  
کسی بھی زبان میں جو آپ چاہیں کتابیں  
لکھ سکتے ہیں۔ بشمول نائل اور  
سنسکرت کے۔

یہ تو بہت خوب ہے۔  
تھوڑی پریکٹس سے میں سمجھتا ہوں  
کہ میں باسانی کتابیں تحریر کر سکتا  
ہوں۔



کچھ سال بعد

تانا، آپ 92 سال کے ہو چکے ہیں  
اور ابھی بھی طاقتور سے طاقتور رہے  
ہیں۔ آپ قدیم اسکرپٹ اور جدید  
ٹیکنالوجی کے ماہر ہو چکے ہیں۔

کمپیوٹر استعمال کرنا سکھانے کے میرے بچوں کی  
کوششوں کے باعث مجھے خوشی ہے کہ میں اب یہ  
سیکھ چکا ہوں۔

جیسے کہ وزیر اعظم نے ”من کی بات“ میں کہا ہے کہ عمر اور حالات کوئی معنی نہیں رکھتے۔ اگر آپ میں جتنو ہو تو سیکھنے کا عمل جاری رہتا ہے

# ٹی سرینواس چاری

وہ کمپیوٹر کا پیر مڈ تھا۔

تمام سطر  
سلیکٹ کرو۔ آخر  
میں تمہیں کل تعداد  
رکھی گی۔



ٹی سرینواس چاری، ایک سنسکرت اسکالر چینیائی کے میلا پور کے دشمن مندر  
میں بڑے پجاری تھے۔

سوامی، مجھے منتر اور مذہبی  
رسوم یاد رکھنے میں  
مشکل ہوتی ہے۔

پوجاؤ مذہبی رسوم والی کتاب  
اس کی مدد کر سکتی ہے۔



سرینواس چاری نے مندر کی رسومات پر چند کتابیں لکھی تھیں

میں نہیں سمجھتا کہ میرا  
دماغ کمپیوٹر کے  
لئے بنا ہے۔

سمجھتے، اگر تم اپنا دل دماغ  
کسی طرف مرکوز کرو تو کچھ بھی مشکل  
نہیں ہے۔ آج میں تمہیں ایک پجاری  
سرینواس چاری کے بارے میں بتلاؤں  
گا جنہوں نے اسی سال کی عمر میں کمپیوٹر  
استعمال کرنا سیکھا تھا۔

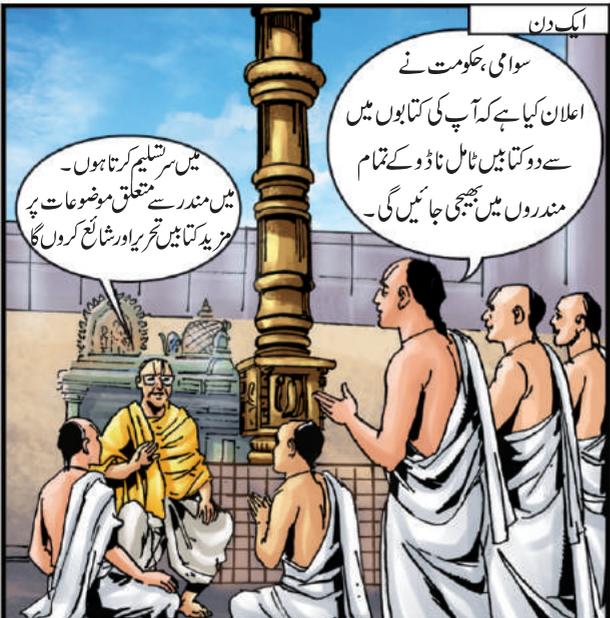
واوا!



ایک دن

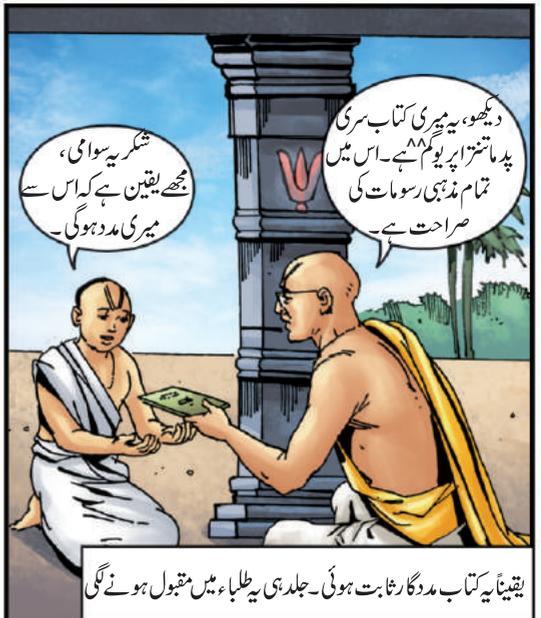
سوامی، حکومت نے  
اعلان کیا ہے کہ آپ کی کتابوں میں  
سے دو کتابیں ٹائل ناڈو کے تمام  
مندروں میں بھیجی جائیں گی۔

میں سر تسلیم کرتا ہوں۔  
میں مندر سے متعلق موضوعات پر  
مزید کتابیں تحریر اور شائع کروں گا



دیکھو، یہ میری کتاب سری  
پدمانترا پر یوم ہے۔ اس میں  
تمام مذہبی رسومات کی  
صراحت ہے۔

شکر یہ سوامی،  
مجھے یقین ہے کہ اس سے  
میری مدد ہوگی۔



یقیناً یہ کتاب مددگار ثابت ہوئی۔ جلد یہ طلباء میں مقبول ہونے لگی

\*\*پوجا

۸۸ روز بروز کے مندر کی رسومات

\* کسی مذہبی شخصیت یا ٹیچر کے لئے اقرار ادا کیا لقب

۸ مقدس الفاظ یا اصطلاحات

اوشا کی ان کوششوں سے وہ لوگوں میں ”کتابوں والی دیدی“ کے نام سے جانی جانے لگیں۔



دیکھو کتابوں والی دیدی آ رہی ہیں۔ جاؤ اور تمہاری کتابیں لے آؤ اور ان سے ملاقات کرو۔

جب لاک ڈاؤن اٹھا دیا گیا اور اسکول کھل گئے، اوشا نے اپنے اسکول میں صاف صفائی اور تحفظ کی مہم شروع کی



طلباء، چلو ہم صابن کا پنک شروع کرتے ہیں۔ ہر پینچر اور اسٹوڈنٹ اپنی سالگرہ پر صابن اور سینٹی نائیزر کا عطیہ دیں گے۔

اوشا کی اس مہم نے طلباء اور اسٹاف کو محفوظ رہنے اور صحت مند عادتیں اختیار کرنے کی ترغیب دی

جب وزیراعظم نے اپنے ریڈیو شو میں اوشا کی بے غرض کوششوں کی ستائش کی



میں میرے کام کا تذکرہ کرنے پر وزیراعظم کی مشکور ہوں۔ میں تو صرف ایک ٹیچر اور شہری ہونے کے ناطے اپنا فرض نبھار ہی ہوں

اوشا کی داستان نے ملک بھر میں کئی ایک کو حوصلہ و ترغیب دی اور انہیں سوشل میڈیا کا چین بنادیا



ایکٹر کوکنا سین شرم نے اپنے ویڈیو ’سہا س کو سلام‘ میں ان کی کہانی پیش کی جو صف اول کے کارکنوں سے اظہار تشکر پر مبنی ہے۔

\* بہن ہندی کتابوں کے ساتھ۔



# اوشا دوبے

وہ دہلی کا ایک گرم دن تھا

اوہ۔ اس طرح کے دن میں اسکول آنا بہت ہی ہولناک ہے

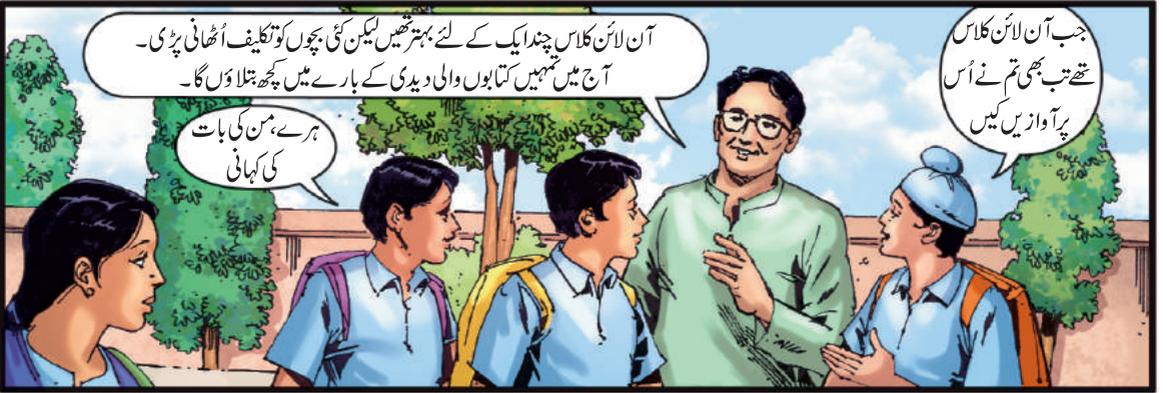
ہاں مجھے اندازہ ہے۔ آن لائن کلاسیں بہت بہتر تھے



جب آن لائن کلاس تھے تب بھی تم نے اُس پر آوازیں کیں

آن لائن کلاس چند ایک کے لئے بہتر تھیں لیکن کئی بچوں کو تکلیف اُٹھانی پڑی۔ آج میں تمہیں کتابوں والی دیدی کے بارے میں کچھ بتلاؤں گا۔

ہرے، سن کی بات کی کہانی



اُن کی اس تشویش پر اُن کے بچوں نے ہی آواز اُٹھائی۔

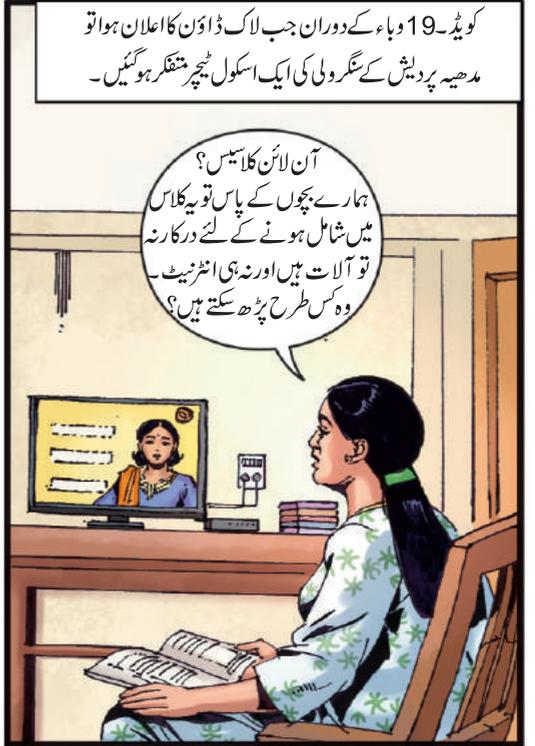
کوئیڈ-19 واء کے دوران جب لاک ڈاؤن کا اعلان ہوا تو مدھیہ پردیش کے سنگرولی کی ایک اسکول ٹیچر متفکر ہو گئیں۔

آن لائن کلاسیں؟

ہمارے بچوں کے پاس تو یہ کلاس میں شامل ہونے کے لئے درکار نہ تو آلات ہیں اور نہ ہی انٹرنیٹ۔ وہ کس طرح پڑھ سکتے ہیں؟

تمہاری کلاس کس طرح چل رہی ہیں مہیما؟

میں توجہ مرکوز کرنے کی کوشش تو کر رہی ہوں لیکن اسے سمجھنے میں مشکل آ رہی ہے، مس۔ ہر کوئی گھر پر ہے۔ اس اعتبار سے میری توجہ بھی بکھر رہی ہے۔

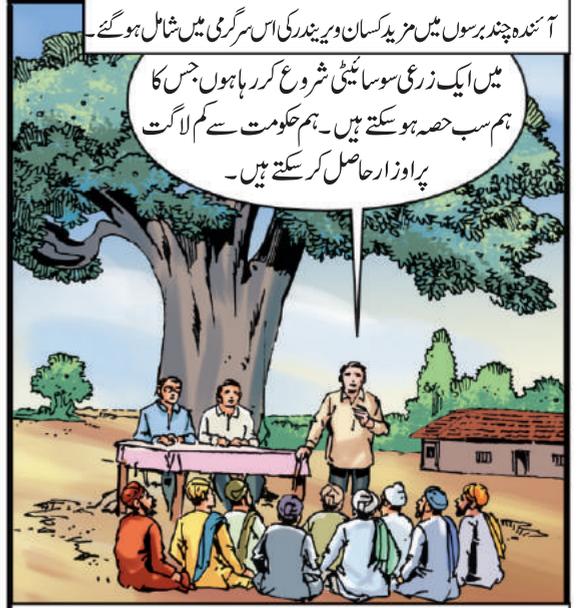




اس کوشش کی کامیابی کی خبر ریاست بھر میں پھیل گئی۔

بیٹے ابھی ابھی ڈپٹی ڈائریکٹر  
زراعت مسٹر کرم چند نے بات  
کرتے ہوئے تمہارے کام کی  
ستائش کی ہے۔

ہیلو میں کیتھل کا  
ڈپٹی کمشنر سجن سنگھ بول رہا  
ہوں۔ مبارک



آئندہ چند برسوں میں مزید کسان ویریندر کی اس سرگرمی میں شامل ہوں گے۔

میں ایک زرعی سوسائٹی شروع کر رہا ہوں جس کا  
ہم سب حصہ ہو سکتے ہیں۔ ہم حکومت سے کم لاگت  
پرواز حاصل کر سکتے ہیں۔

اُس نے جلد ہی سوسائٹی کا آغاز کر دیا اور محکمہ زراعت و بہبود کسان سے  
80 فیصد سبسائیڈی حاصل کر لی۔ کم قیمت کا مطلب زائد منافع ہو گا ہے۔



مجھے خوشی ہے کہ بھوسہ  
کو آگالگانے کا مسئلہ حل  
ہو گیا ہے۔ آخر کار اب ہوا  
صاف ہو گئی ہے۔

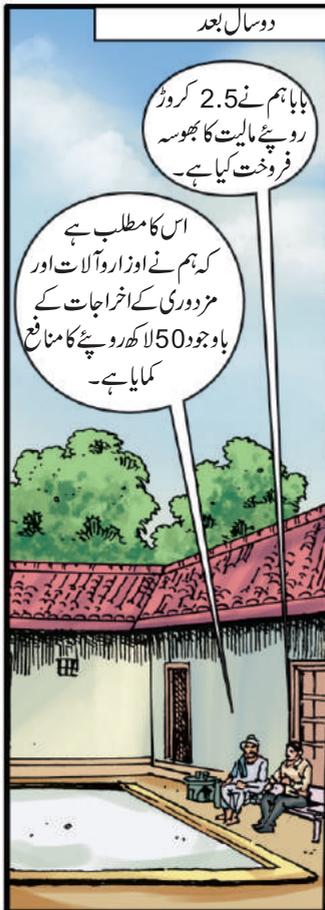
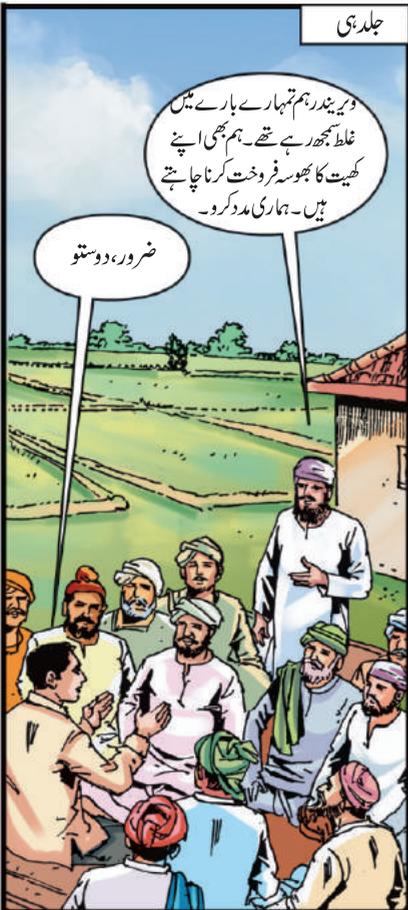
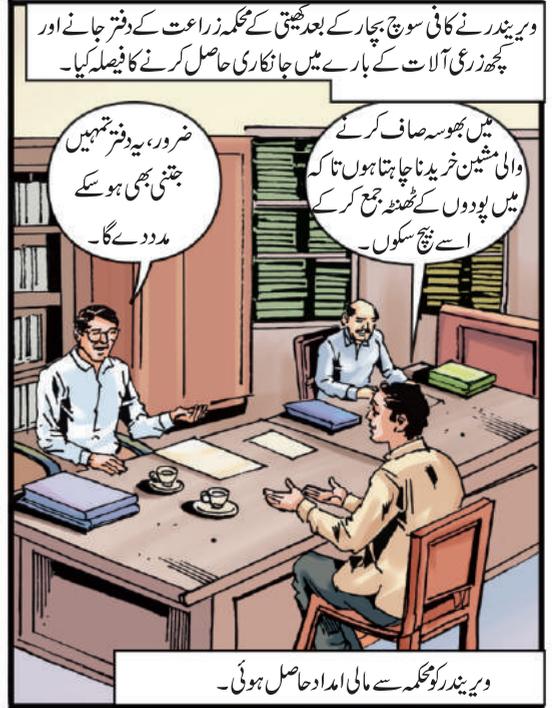
یقیناً، ایسا ہی ہوا ہے۔  
تمہاری ماں کی صحت بہتر  
ہو رہی ہے۔

ویریندر یادو کی کہانی بیان کرتے ہوئے وزیر اعظم نے کہا کہ بھوسہ کی  
طرح کا مسئلہ سے دوچار فضلاء جس انداز میں کارآمد توانائی اور ایک  
منافع بخش کاروبار میں تبدیل ہوا ہے وہ مثالی ہے۔



گرما کے دوران جبکہ بھوسہ کھیت کے لئے تیار تھا۔ ویریندر نے مدد  
کے لئے 200 سے زائد لوگوں کو ساتھ کر لیا۔

مجھے تم پر فخر ہے۔  
جیسے تم نے ناکارہ کو  
سرمایہ میں بدل دیا۔



\* ایک مشین جو جمع بھوسے کو کھڑی میں تبدیل کر دیتی ہے۔

۸ پودوں یا جانوروں کے فضلاء کو جلا کر توانائی حاصل کی جاتی ہے۔

\*\* پودوں یا جانوروں کے فضلاء سے حاصل توانائی

فیڈلر جو زرعی سرگرمیوں سے توانائی پیدا کرتی ہے

# ویریندر یادو

ناٹیسر اور ان کے طلباء دہلی کے ایک کھیت گئے۔

یہاں کیوں اس قدر دھواں دھواں سا ہے۔

وہ کھائیں جلا رہے ہیں\* جو فصل کی کٹائی کے بعد کھیت میں جمع ہو جاتی ہے۔

کس اس سے آلودگی نہیں پھیلتی ہے؟

ہاں ہوتی تو ہے، لیکن اس کچرے کو ہٹانے کا اور کوئی طریقہ نہیں ہے۔

درحقیقت، طریقہ ہے:

چلو میں تمہیں اور تمہارے طلباء کو سن کی بات میں بھی گئی ایک کسان کی کہانی سنا رہا ہوں جس نے اس کا حل تلاش کیا تھا۔ نہ صرف یہ بلکہ اس نے کھیت کے اس کچرے سے کمائی کا ذریعہ بھی تلاش کیا۔

آسٹریلیا میں چھ سال گزارنے کے بعد ویریندر یادو اپنے آبائی گاؤں، ہریانہ کے کیٹھل ضلع کے فرش مجرا گاؤں لوٹا

میں اپنی ماں کے جگر کے عارضہ کے سبب واپس لوٹا لیکن ان کی حالت میں کوئی بہتری نہیں آ رہی تھی۔

مجھے معلوم ہے۔

اور اس طرح دو سال گزر چکے ہیں۔ تمہیں کوئی کام کرنا یا کوئی کاروبار شروع کرنا چاہیے۔

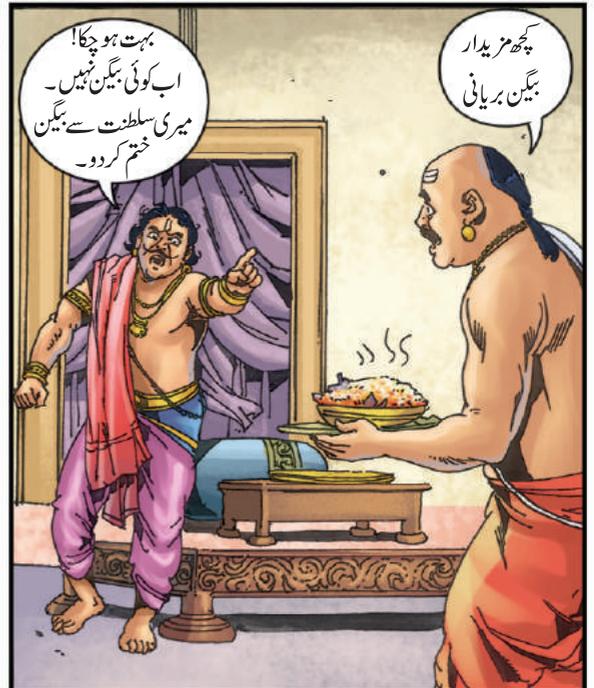
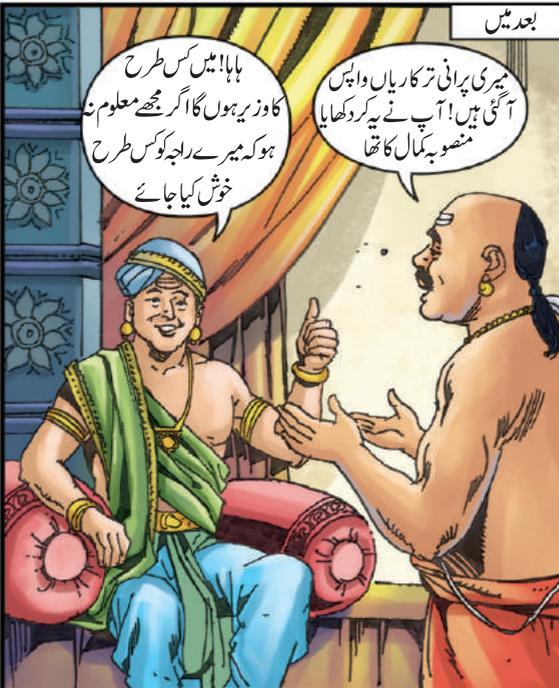
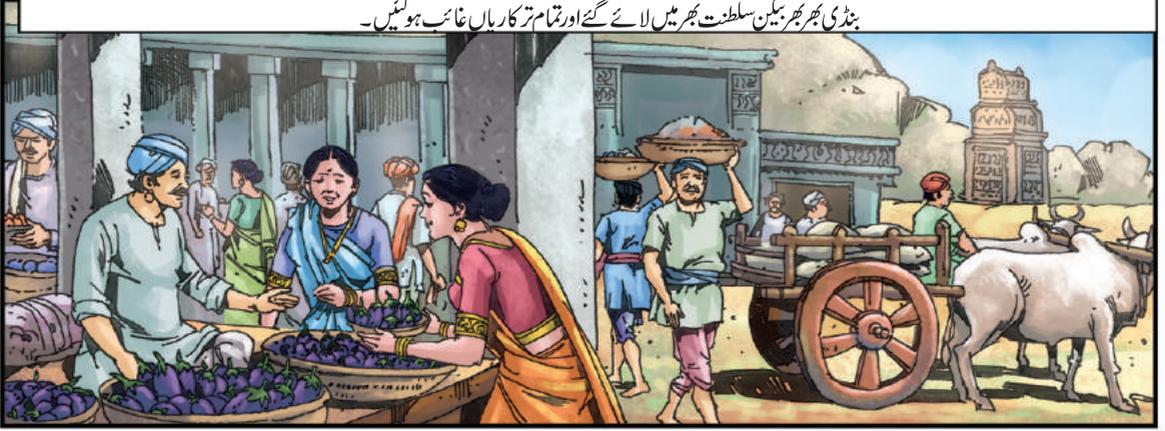
دیکھو پتاچی، وہ ایک بار پھر کھیت کے کوڑے کو آگ لگا رہے ہیں۔ اس سے بہت زیادہ آلودگی پھیلتی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ماں کے تنفس کے عارضہ کی ایک وجہ ہو سکتی ہے۔ میری بیوی اور بچے تک بھی سانس لینے میں تکلیف محسوس کر رہے ہیں۔

یقیناً اس طریقہ نے ہوا کوڑ ہرا آلود کر دیا ہے۔

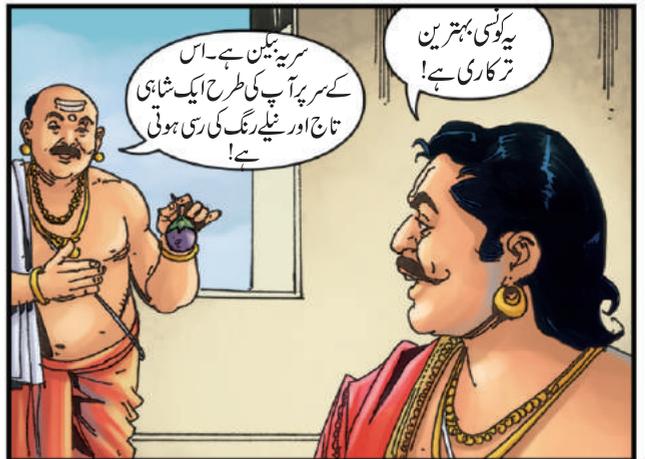
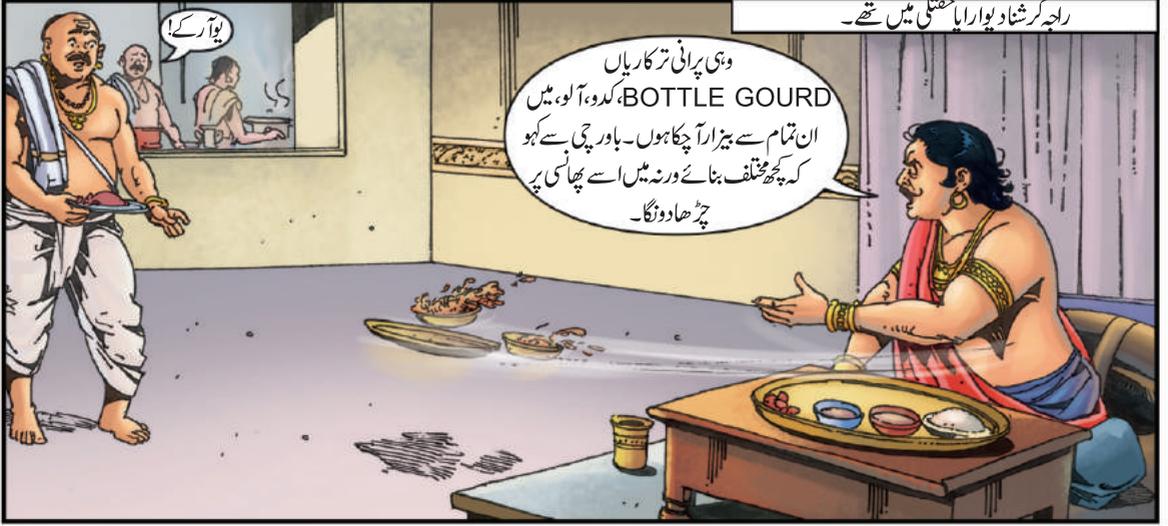
ہوا یہ کھائیں کا کوڑا اسی طرح بیکار ہو جاتا ہے جس طرح چائے کی پتی چائے بننے کے بعد بیکار ہو جاتی ہے۔

میرا خیال ہے کہ ہم اس کھائیں کا بہتر استعمال کر سکتے ہیں۔

بڑی بھر بیگن سلطنت بھر میں لائے گئے اور تمام تر کارماں غائب ہو گئیں۔



راجہ کرشاد پوار ایا نھنگی میں تھے۔





—  
 نائیر سر نے انہیں اپنی اپنی لکشتوں پر بیٹھنے کا اشارہ کیا  
 ایک مرتبہ، وباء کے باعث لاک ڈاؤن کے دوران ہمارے وزیر اعظم نے  
 بنگلور کی قصہ گو سوسائٹی سے تعلق رکھنے والے قصہ گو گروپ سے بات چیت کی۔



وہاں اپرنا، اتھیرا، ہشلا، جے، سمیت، سالومیا،  
 سرینواس، ایرنا، جے، شکر اور لاو نیا پرساد تھے۔  
 جو سبھی پروفیشنل تھے، جنہیں کہانیاں سنانے  
 کا شوق تھا۔

ایک معنوں میں لاو نیا پرساد  
 معمر افراد کے ساتھ بیٹھیں اور اپنے  
 خاندان والوں کے لئے وہ ان کی  
 کہانیاں لکھ لیتیں۔

ہاں میرے دادا 15/ اگست 1947ء کو چھوٹے  
 سے لڑکے تھے انہیں بمبئی کے لئے ٹرین سے  
 جانے کے سفر یاد تھے۔ اُس دن تمام سفر مفت تھے۔



یہ بہت ہی بہترین خیال ہے۔ چلو ہم اپنے  
 خاندان کے بڑوں سے واقعات اکٹھا کریں  
 گے اور یہاں اس کلاس میں انہیں بیان کریں  
 گے۔ میں آپ لوگوں کو ایک ایسا قصہ سناؤں گا  
 جسے ایک قصہ گو نے من کی بات پروگرام  
 والے دن بیان کیا تھا۔

ہاں! ہاں!  
 چلو ہم یہ کہانی سنیں۔



میرے دادا فوج میں تھے۔  
 انہوں نے مجھے ہندو چین  
 جنگ کے کئی قصے سنائے جن  
 میں انہوں نے حصہ لیا تھا۔

میں اپنے  
 خاندان والوں سے وہ واقعات  
 معلوم کروں گا

# کہانیوں کے بارے میں

گرمائی تعطیلات ختم ہو چکے تھے اور تمام بچے اسکول لوٹ گئے تھے۔



گڈ مارٹنگ نائیر سر

ہائے شریاس تمہیں دیکھ کر خوشی ہوئی

ہیلو اقبال! میرا انتظار کرو

ہا ہا ہا! ہاں کئی کہانیوں کے ساتھ



نائیر سر تمام بچوں کے پسندیدہ تھے چونکہ وہ انہیں کافی دلچسپ قصے سنایا کرتے تھے، تمام کے تمام وزیرا اعظم کے ریڈیو پروگرام من کی بات سے

گڈ مارٹنگ شارو، ہیلو لڑکو! میں تم لوگوں کو ہمیشہ کی طرح آخری کلاس میں ملوں گا

کئی کہانیوں کے ساتھ



دن کے آخر میں وہ ہمیشہ کی طرح مسزراہٹ بھیرتے کلاس میں داخل ہوئے۔

نائیر سر آج کی کہانی کس کے بارے میں؟

آج کی کہانی، کہانیوں کے بارے میں سے

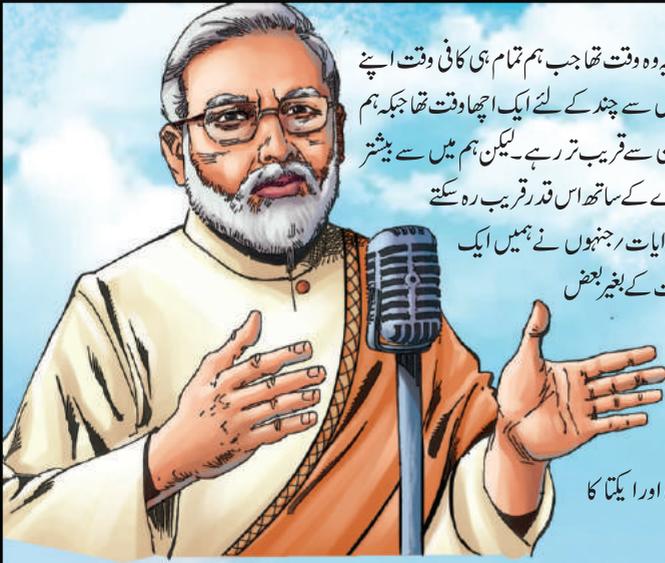
یہ کس طرح ہو سکتا ہے؟





# فہرست

3	کہانیوں کے بارے میں	1
7	ویریندر یادو	2
10	اوشادو بے	3
13	ٹی سرینواس چاری	4
15	انودیپ اور مینوشا	5
18	سلمان	6
20	این۔ ایس۔ راجپن	7
23	سی۔ وی۔ راجو	8
26	بھگیرتی اماں	9
28	راجندر جادھو	10
30	گانیتری	11



**ہم** کوئیڈ۔ 19 وباء کے بدترین وقت سے گزر چکے ہیں۔ یہ وہ وقت تھا جب ہم تمام ہی کافی وقت اپنے خاندانوں کے ساتھ گھروں کے اندر بند رہے ہیں۔ ہم میں سے چند کے لئے ایک اچھا وقت تھا جبکہ ہم اپنے والدین / بھائی / بہنوں اور جو بھی ہمارے ساتھ رہا کرتے تھے اُن سے قریب تر رہے۔ لیکن ہم میں سے بیشتر کے لئے یہ ایک کٹھن وقت تھا۔ آپ کس طرح ان دنوں ایک دوسرے کے ساتھ اس قدر قریب رہ سکتے ہیں؟ بد قسمتی ہے۔ اسی دوران ہم نے محسوس کیا کہ ہماری بعض روایات / جنہوں نے ہمیں ایک خاندان کی طرح باندھ رکھا تھا برسوں سے یہ درگزر رہیں۔ ان روایات کے بغیر بعض خاندانوں کو اکٹھا رہنے کی خوشی حاصل کرنے میں دشواری محسوس ہوئی۔

ایک قابل ذکر روایت جس نے ہمیں مجتمع رکھا تھا وہ تھی کہانی سنانے کی روایت۔ برسوں کی بیان کردہ کہانیاں خاندان میں خوشی، توانائی اور ایکٹا کا احساس پیدا کرنے کا موجب بنیں۔

کہانیاں، تخلیق اور ہوشمندی پیدا کرتی ہیں۔ جہاں بھی کوئی احساس ہوگا، وہاں کہانی ہوگی۔ جب میں نوجوان تھا تو میں نے ہندوستان کے گاؤں پھرتا رہا۔ ہم ہمیشہ ہی گاؤں کے بچوں کے ساتھ گفت و شنید کیا کرتا تھا اور انہیں کہانی سنانے کے لئے کہا کرتا تھا۔ وہ جواب دیا کرتے ”نہیں انکل ہم ایک لطیفہ سنانے ہیں اور پھر آپ بھی ہمیں ایک لطیفہ سنائیں“۔ میں حیرت زدہ ہو جاتا تھا کہ یہ سچے کہانیوں کے لطف سے بے بہرہ ہیں۔ ہندوستان میں کہانی سنانے کی روایت زمانہ قدیم سے رائج ہے۔ چاہے وہ سچ متنا سے ہوں، پتو پڈیشیا قصہ گوئی\* سے ہوں۔ ان کہانیوں نے عقل و دانش اور فدا رکھائے ہیں۔

آج ایسے کئی لوگ ہیں جنہوں نے اپنے اپنے کہانی سنانے کے پلیٹ فارم شروع کئے ہیں۔ امر ویاس اور ان کے دوستوں نے Gaathstory.in کا آغاز کیا ہے۔ ویشالی ویاہارے دیشا پٹنڈے نے گاؤں والوں اور کسانوں سے متعلق کہانیوں کو مقبول عام بنایا ہے۔ بنگلور کے وکرم سریدھر کو پاپو ۸ کی کہانیاں سنانا بہت پسند ہے۔ چینیائی کے سری و دیویرا گھون اور کھٹلا یا کی گیتا نارما نیم وغیرہ بھی کہانیاں سنانے میں مہارت رکھتے ہیں۔

چلو ہم میرے پروگرام من کی بات کے ذریعہ اسکول میں نائرس کے ساتھ ہو جائیں چونکہ وہ کہانیاں بیان کرنے والوں اور دیگر حوصلہ مند لوگوں کے بارے میں کافی قصے سنانے ہیں۔



# MANN KI BAAT

## VOL.2

### **Authors**

Sharda Mohan and Shashi Mukherjee

### **Illustrations and Cover Art**

Dilip Kadam

### **Assistant Artist**

Ravindra Mokate

### **Production**

Amar Chitra Katha

### **Published by**

Amar Chitra Katha Pvt. Ltd

Urdu

ISBN – 978-81-19242-62-7

Amar Chitra Katha Pvt. Ltd, June 2023

© Ministry of Culture, Govt of India, June 2023

All rights reserved. This book is sold subject to the condition that the publication may not be reproduced, stored in a retrieval system (including but not limited to computers, disks, external drives, electronic or digital devices, e-readers, websites), or transmitted in any form or by any means (including but not limited to cyclostyling, photocopying, docutech or other reprographic reproductions, mechanical, recording, electronic, digital versions) without the prior written permission of the publisher, nor be otherwise circulated in any form of binding or cover other than that in which it is published and without a similar condition being imposed on the subsequent purchaser.

You can now get ACK stories as part of your classroom with **ACK Learn**, a unique learning platform that brings these stories to your school with a range of workshops. Find out more at [www.acklearn.com](http://www.acklearn.com) or write to us at [acklearn@ack-media.com](mailto:acklearn@ack-media.com).



# मन्न की बात

جلد-2

